سوال

(407) برائی کو دل سے برا جاننے کی کیفیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برائی کو مٹادینے والی حدیث سے کیا مقصود ہے کہ جب تک برائی کا خاتمہ نہیں ہوتا ہم اس جگہ کو ترک کر دیں جہاں وہ برائی موجود ہو یا وہاں موجود تو رہیں مگر اسے ناپسند کریں اور اپنے دلوں میں برا جانتے رہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

برائی کے انکار کے حوالہ سے مسلمانوں کے کئی درجے ہیں۔ کچھ تو وہ ہیں جن کے لیے برائی کو ہاتھ سے مٹانا واجب ہے 'مثلاً حکمران اور ان کے نائب جن کو یہ صلاحیت حاصل ہوتی ہے' یا مثلاً والد کا اپنی اولاد سے 'آقا کا غلام سے اور شوہر کا اپنی بیوی سے معاملہ جب کی برائی کا مرتکب اس کے بغیر باز ہی نہ آتا ہو اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ جن کے لیے واجب ہے کہ برائی کی تردید کے لیے نصیحت وارشاد 'ممانعت اور احسن انداز میں دعوت کے طریق کار کو اختیار کریں اور ہاتھ اور قوت کو استعمال نہ کریں تاکہ فتنہ وفساد اور انار کی نہ پھیلے اور کچھ لوگ وہ ہیں جن کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ برائی کو صرف دل سے برا جانیں کیونکہ انہیں اثر ورسوخ حاصل ہوتا ہے نہ وہ زبان ہی سے سمجھا سکتے ہیں۔ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((من راي منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطيع فبلسانه' فان لم يستطيع فبقلبه وذلک اضعف الايمان)) - (صحیح مسلم الایمان' باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان ____ الخ: ح' ٤٩)

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے مٹا دے 'اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے سمجھا دے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

اور اگر اس معاشرے میں جس میں وہ برائی پھیلی ہوئی ہو 'موجود رہنے کی صورت میں اس کے فتنہ میں مبتلا ہو جانے کا بھی کوئی خدشہ نہ ہو تو وہ پ اسی معاشرے میں موجود رہے اور حسب استطاعت برائی کی تردید کرتا رہے 'بصورت دیگر اپنے دین کو بچانے کے لیے ان لوگوں کو چھوڑ دے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص314

محدث فتویٰ